مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

کراچی

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

جلد ۱ — ۳ جمادی الثانی تا ۸ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ ۱۹ تا ۲۴ مارچ ۱۹۸۳ء — شمارہ ۴۰

خصائل نبوی برشمائل ترمذی

حضور علیہ السلام کی انگوٹھی مبارک کا بیان

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ

تیسرا والا نامہ جس کا حدیث بالا میں ذکر ہے نجاشی کے نام تھا۔ یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ حبشہ کے بادشاہ کا لقب نجاشی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بادشاہ حبشہ میں گزرے ہیں پہلے کا نام اَصحمہ تھا یہ مسلمان ہو گئے تھے ابتدائے اسلام میں صحابہ کرام نے ان کی سلطنت حبشہ میں اُس وقت ہجرت کی تھی جب یہ مسلمان نہیں ہوئے تھے جس کا قصہ "حکایاتِ صحابہ" کے پہلے باب کے شروع میں کچھ مختصر سا گزر چکا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمری کے ہاتھ ان کے پاس بھی خط بھیجا تھا جس کا مضمون یہ تھا:۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم من محمد رسول الله الى النجاشى ملك الحبشة سلم انت فانى احمد اليك الله الذى لا اله الا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن واشهد ان عيسٰى بن مريم روح الله وكلمته القاها الى مريم البتول الطيبة الحصينة فحملت به فخلقه من روحه ونفخه كما خلق آدم بيده وانى ادعوك الى الله وحده لا شريك له والموالاة على طاعته وان تتبعنى وتؤمن بالذى جاءنى فانى رسول الله وانى ادعوك وجنودك الى الله عزوجل وقد بلغت ونصحت فاقبلوا نصيحتى والسلام على من اتبع الهدىٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے نام۔ تم صلح پسند ہو میں اُس اللہ کی تعریف تمہارے پاس پہنچاتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ بادشاہ ہے سب عیبوں سے پاک ہے ہر قسم کے نقص سے محفوظ ہے (یا بندے اس کے ظلم سے محفوظ ہیں) امن دینے والا ہے نگہبان ہے (کہ بندوں کی آفات سے حفاظت فرماتا ہے) اور میں اس کا اقرار کرتا ہوں کہ حضرت عیسیٰؑ اللہ کی ایک روح اور اس کے وہ کلمہ تھے جس کو اللہ جل شانہٗ نے پاک صاف کنواری مریمؑ کی طرف بھیجا تھا پس وہ حاملہ ہو گئیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنی ایک خاص روح سے پیدا کیا اور ان میں جان ڈال دی جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو (بغیر باپ کے) اپنے دستِ مبارک سے پیدا فرمایا۔ میں تمہیں اُسی وحدہٗ لاشریک لہٗ کی بندگی کی دعوت دیتا ہوں اور اس کی اطاعت پر تعاون کی طرف بلاتا ہوں اور اس بات کی طرف بلاتا ہوں کہ تم میرا اتباع کرو اور جو شریعت میں لے کر آیا ہوں اس پر ایمان لاؤ۔ بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ کی طرف تم کو اور تمہارے سارے لشکروں کو بلاتا ہوں۔ میں حق بات تم تک پہنچا چکا ہوں اور نصیحت کر چکا تم میری نصیحت قبول کر لو اور سلام (یا سلامتی) اُس شخص پر ہو جو ہدایت کا اتباع کرے۔

محدثین کی ایک جماعت کی تحقیق یہ ہے کہ یہ نجاشی پہلے سے مسلمان ہو چکے تھے۔ اس والا نامہ پر انہوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسی وقت مسلمان ہوئے بہر حال انہوں نے اس والا نامہ کے جواب میں ایک عریضہ لکھا جس میں اپنے ایمان کا اقرار کیا اور اسکا اقرار کیا کہ آپ نے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق جو کچھ لکھا وہ حرف بحرف

باقی صفحہ ۱۵ پر

۳

فہرست

۲ - خصائل نبوی ﷺ
حضرت شیخ الحدیث

۴ - افادات عارفی ۔
حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی

۵ - ابتدائیہ ۔
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

۷ - ردّ قادیانیت ۔
مولانا تاج محمد صاحب

۱۱ - خلافتِ الٰہیہ کا معیار ۔
سعید احمد صاحب

۱۸ - چنیوٹ کانفرنس
منظور احمد الحسینی

۲۲ - حیاتِ عیسیٰ ؑ
مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب

۲۴ - دعا
قاری فتح محمد صاحب

شعبۂ کتابت

حافظ عبدالستار واحدی و حافظ گلزار احمد

غلام یٰسین تبسم

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلسِ ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

فی پرچہ ۱- ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ ———— ۶۰ روپیہ
ششماہی ———— ۳۵ روپیہ
سہ ماہی ———— ۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب ———— ۲۱۰ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ دوبئی، ابوظہبی اور
شام ———— ۲۲۵ روپیہ
یورپ ———— ۲۹۵ روپیہ
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا ———— ۲۷۰ روپیہ
افریقہ ———— ۲۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان ———— ۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر:- عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع:- کلیم الحسن نوری انجمن پریس، کراچی

مقام اشاعت:- 2/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

ملتِ اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ — ختم نبوت

افادات

افادات عارفی

ضبط و ترتیب :۔ منظور احمد الحسینی

نفس و شیطان کے مکائد کو سمجھنے کیلئے ایک ماہر نفسیات

کی ضرورت ہے اور وہ ہمارا مرشد ہے :۔ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی

فرمایا :۔ بعض دفعہ کوئی کام کرتے ہیں ، خیال یہ کرتے ہیں کہ شریعت و طریقت کے مطابق ہے یا نہیں اب یہاں اندازہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ اس میں نفس کا شائبہ ہے یا واقعی اخلاص و للہیت ہے اگر نفس کا شائبہ ہے تو کوئی حرج کی بات نہیں ، یہ بالکل طبعیت ہے ، خبردار اس کا خیال نہ کرنا کہ نفس کیوں شریک ہے یہ سب وساوس ہیں۔ اس صورت میں آپ سمجھیں کہ ہم اچھا کر رہے ہیں اور اس پر کہیں اللھم لک الحمد ولک الشکر۔

ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ نفس مخالفت و مزاحمت تو نہیں کر رہا ہم بھی اللہ کے ، بات بھی اُن کی نفس بھی ان کا ، شریک ہوتا ہے تو ہونے دیجئے کوئی حرج نہیں ارے اس جھنجھٹ (شائبہ نفس) میں مت پڑو بس تمہارے ذمہ یہ ہے کہ جس کام کے تم مکلف ہو وہ کام کرتے جاؤ۔

طریقت میں جو لوگ بہک گئے ہیں وہ اسی شائبہ کی وجہ سے بہک گئے ہیں ۔ حافظ شیرازی نے اس موقع پر بڑا اچھا شعر کہا ہے۔

در راہِ عشق و سوسۂ آہرمن بسیست
خوش دار و گوش را بہ پیام سروش دار

فرمایا :۔ شیطان کی کیا مجال کہ ایک مؤمن کو بہکائے اس کا مکر ضعیف ہے إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا صاحب ایمان کے سامنے شیطان کے کید نہیں چل سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے نفس اور شیطان کو ہمارا معین و مددگار اور مصاحب بنایا ہے تاکہ ہم صراط مستقیم پہ قائم و دائم رہیں۔ یہ نفس و شیطان بظاہر حاوی ہوتے ہیں اور باطن معاون ہوتے ہیں نفس و شیطان میں فرق یہ ہے کہ شیطان امور زندگی میں مصالح پیش کر کے ان کی طرف متوجہ کرتا ہے "تاویلات کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وقت کا تقاضا یہ ہے یوں کر لو یوں کر لو علماء اور صوفیاء کی طرف وہ علماء متوجہ ہوتا ہے اور نفس "تاویلیں کرتا ہے۔ نفس کی فطرت اور مادہ لذت گیرہ کا ہے جس کو جس سے لذت حاصل ہو وہ اس کی طرف مائل کرتا ہے کسی کی طبیعت کھٹائی کی طرف ہے تو کسی کی مٹھاس کی طرف ۔ لذت حاصل کرنے کے لیے مختلف تاویلیں کرتا ہے۔ وہ مختلف مواقع کے حصول میں رہتا ہے جب اس کو کوئی موقعہ اچھا مل جاتا ہے تو اس سے بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے۔

فرمایا :۔ چاہے "تاویلیں کرو یا مصلحت سے کام لو لیکن حد اعتدال میں رہو نفس شیطان ہٹانے کی کوششوں میں لگے رہتے ہیں یہ نفس و شیطان کا ہمارے لئے حد اعتدال سے ہٹانے کی کوشش میں لگے رہنا ہمارے لئے توجہ الی اللہ کی طرف معاون ہے وہ ہٹانے کی کوششوں میں لگے رہتے ہیں ہم پھر صراط مستقیم پہ آجاتے ہیں اس لئے کہ صراط مستقیم کا معنیٰ اعتدال ہے ۔ افراط اور تفریط یہ نفس و شیطان کی وجہ سے ہوتا ہے کسی سے جب لغزش ہوتی ہے (یعنی افراط و تفریط) تو فوراً تنبیہ ہوجاتی ہے مسلمان فوراً پڑھتا ہے استغفراللہ العظیم

باقی صفحہ ۹ پر

ابتدائیہ

اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوۃ والسلام

علی من لا نبی بعدہ

اسرائیل کی تازہ دھمکی!

ہزاروں بے گناہ فلسطینی مسلمانوں کا قاتل سابق وزیر دفاع جنرل شیرون نے ایک بار پھر اٹلی میں پاکستان کے مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے اس نے مملکت خدا داد پاکستان اور دیگر اسلامی ملکوں پر حملہ کرنے کی دھمکی دی ہے۔ ان کی تازہ دھمکی کی صدائے بازگشت وفاقی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں سنی گئی۔ ان کی یہ تازہ دھمکی ہمارے لئے نئی نہیں ہے۔ ایک بار پہلے بھی وہ ایسی ہی باتیں کہہ چکا ہے بلکہ اہل یہود اور اہل ہنود کے درمیان اس مسئلے پر گٹھ جوڑ کی اطلاع مغربی پریس نے دی تھی۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اسرائیل اس قابل ہو گیا کہ ہزاروں میل دور سے پاکستان پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا سکے یا اس کے ایجنٹ پاکستان اور دیگر اسلامی ملکوں میں سرگرم عمل ہیں۔ آخر کس بل بوتے پر اپنی جرأت اور ہمت کے ساتھ یہ اعلان کرتا پھر رہا ہے۔

ہمیں جنرل شیرون کے اس انٹرویو کا جو اس نے اٹلی کے نامہ نگار کو دیا اور اس میں اس قسم کی دھمکی دی ـــــ کا انتظار ہے مصدقہ متن ملنے پر ہم کچھ مزید کہہ سکیں گے۔ حکومت پاکستان کو بھی اس مصدقہ متن کا شدت سے انتظار ہے۔ وفاقی وزیر قانون جناب سید شریف الدین پیرزادہ کے مطابق حکومت نے روم میں اپنے سفارتخانے سے کہا ہے کہ وہ مذکورہ بیان کا مصدقہ متن فراہم کرے اور حکومت نے تبصرہ کا حق محفوظ رکھا ہے۔

عرب علاقوں کو ہتھیانے اور لبنان میں اسرائیلی فوج کے داخلے کے علاوہ عراقی ایٹمی ری ایکٹر کو کامیابی سے تباہ کرنے کے بعد اسرائیل کے حوصلے بہت بلند ہو گئے ہیں ـــ اب اس کی نظریں ترکی، ایران اور پاکستان تک جانے لگی ہیں۔

اسرائیل کے توسیع پسندانہ عزائم سے پوری دنیا واقف ہے۔ بڑی طاقتیں خصوصاً امریکہ کی پوری حمایت اسے حاصل ہے ان طاقتوں نے اسے ایک جنگی طاقت بنا دیا ہے۔ اقوام متحدہ کی قرار دادیں اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔

مستقبل کی یہودی سلطنت کا جو نقشہ اسرائیلیوں کے ذہنوں میں سمایا ہوا ہے اس کے مطابق عالم اسلام کا ایک بڑا ٹکڑا وہ لینا چاہتا ہے ـــــــ لبنان میں تو وہ داخل ہو گیا ہے۔ شام، اردن، عراق، مصر، ترکی اور سعودی عرب کے بعض علاقے خصوصاً مدینہ منورہ بھی شامل ہے ـــــــ ہڑپ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور یوں وہ عظیم تر اسرائیل کا خواب دیکھ رہا ہے۔

ابتدائیہ

اسرائیل کے یہ خطرناک عزائم نہ صرف پاکستان کے لئے بلکہ عالم اسلام کے لئے لمحۂ فکریہ ہیں۔ ہمارے خیال میں مسلم سربراہان مملکت کو یقیناً ـــــ اس کا علم ہوگا۔ انہیں اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے اور ان ایجنٹوں کو تلاش کرنا چاہیئے۔ جو مسلمانوں کے بھیس میں ہمارے اندر کام کر رہے ہیں اور ہمارے راز اسرائیل تک پہنچانے کا کام انجام دے رہے ہیں۔ ان لوگوں کی نشاندہی بھی ضروری ہیں جن کا اسرائیل سے گہرا ربط ہے۔

اسرائیل نہ صرف ہمارا دشمن ہے بلکہ وہ دین اسلام کا دشمن بھی ہے۔ تمام کفر کی طاقتیں ـــــ اسلام اور عالم اسلام کو تباہ و برباد کرنے کے لئے متحد ہیں اور ہماری تباہی میں ایک دوسرے کی معاون ہیں۔

تل ابیب اور ربوہ کے درمیان جو رابطہ ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ خود قادیانی بھی انکار نہیں کرتے۔ اسرائیل کا قادیانی مشن ربوہ کے ماتحت ہے۔ ہدایات یہاں سے جاتی ہیں۔ گذشتہ ایک عرصہ قبل چودھری ظفر اللہ خان قادیانی نے لاہور کے ایک جریدہ کو انٹرویو دیتے ہوئے اسرائیل میں مشن کی موجودگی اور وہاں صرف مسلمانوں کو قادیانی بنانے کا اعتراف کیا۔ قادیانیوں کی طرف سے صرف اتنا کہہ دینا کہ اسرائیل کو ہم سیاست میں دخل نہیں دیتے، اور وہاں تبلیغ کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں اس لئے کہ وہ پہلے سے آباد ہے ـــــ ہماری تسلی کے لئے کافی نہیں۔ کیا وہاں کسی یہودی کو قادیانی بنایا ہے؟ وہاں مسلمانوں کو تو اجازت نہیں اور قادیانیوں کو تبلیغ کی اجازت ہے یہ ہماری سمجھ سے بالا تر ہے۔

حیرت تو ہمیں یہ ہے کہ چودھری شریف قادیانی جو ۱۹۳۶ء سے اسرائیل میں مصروف عمل تھے وہ کس طرح اور کس پاسپورٹ پر واپس ربوہ آئے اور پھر یہ کہ واپسی پر اسرائیل کے صدر سے ملاقات بھی کی۔ مرزا مبارک قادیانی اپنی انگریزی کتاب "آور فارن مشنز" میں لکھتے ہیں کہ:-

"قارئین ایک چھوٹے سے واقعے سے ہمارے مشن کی پوزیشن کا اندازہ لگا سکیں گے جو اسے اسرائیل میں حاصل

حاصل ہے ۱۹۵۶ء میں جب ہمارے مشنری چودھری شریف تحریک کے ہیڈ کوارٹر پاکستان آرہے تھے، تو اسرائیل کے صدر ـــــ نے انہیں پیغام ارسال کیا کہ وہ جانے سے قبل انہیں ملیں۔ چودھری شریف نے موقعہ سے فائدہ اٹھا کر قرآن حکیم کے جرمن ترجمے کی ایک کاپی آپ کو پیش کی جو آپ نے بخوشی قبول کی۔ یہ انٹرویو اور اس کے احوال اسرائیلی پریس اور اسرائیلی ریڈیو نے نشر کئے۔ (صفحہ ۷۹)

کیا کوئی قادیانی لیڈر ہمیں یہ بتانے پر تیار ہے کہ چودھری شریف اور اسرائیلی صدر کے درمیان کیا بات ہوئی اور یہ بھی بتائیں گے کہ چودھری صاحب کونسے پاسپورٹ پہ واپس پاکستان پہنچے اور انکی جگہ جو قادیانی مبلغ جلال الدین قمر اسرائیل گیا (اور ان کا خاندان ربوہ مقیم تھا) کس طرح اور کونسے پاسپورٹ کے ذریعے اسرائیل گیا جب کہ ہمارے اور اسرائیل کے درمیان سفارتی تعلقات نہیں ہیں۔

ان حالات میں ہماری حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ قادیانیوں کی کڑی نگرانی رکھے اور انہیں باہر جانے کی اجازت دینے سے پہلے اچھی طرح تسلی کرلینی چاہیئے۔ ہم قادیانیوں کا کسی مسئلے پر قطعاً اعتماد نہیں کر سکتے۔ پہلے بھی ہم نے بہت نقصان اٹھایا۔ خدارا ذرا آنکھ کھولیئے اور ان قادیانیوں کو اہم کلیدی عہدوں سے برطرف کیجئے۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

ردِ قادیانیت

قادیانی کی ایک پیش گوئی

جس سے امت مرزائیہ کا سکون سیماب وش ہے

مولانا تاج محمد مدرس مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی

اہل علم پر یہ بات مخفی نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ابطال میں علماء ربانی نے عقلی و نقلی دلائل و براہین سے اپنی خدمات نہایت قابل قدر طریقوں سے پیش کی ہیں۔ قادیانی لٹریچر کی ہر شق پر ہر جہت سے مبسوط بحث کر کے اس کا غلط ہونا ثابت کیا ہے۔ تحریر ہذا کتاب و سنت کے کسی علمی مواد پر مشتمل نہیں بلکہ عام فہم انداز میں مرزا غلام احمد کی ایک پیشگوئی کا تجزیہ کرنا ہے۔ جس سے علم و دیانت کی آنکھیں یکسر نیچی ہو جاتی ہیں۔ اور ارتداد کی گود میں پل کر جوان ہونے والے نظریات پوری طرح بے نقاب ہو جاتے ہیں۔

مرزا صاحب اپنے صدق و کذب کو پرکھنے کے لئے پیشگوئیاں کو پوری اہمیت دیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

(۱) جس قدر بطور نمونہ کے میں نے پیشگوئیاں بیان کی ہیں درحقیقت میرا صدق یا کذب آزمانے کے لئے یہی کافی ہے"

(ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۳۱۸)

(۲) "ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔

(آئینہ کمالات صفحہ ۲۸۸ تبلیغ رسالت صفحہ ۱۱۸)

(۳) اگر کوئی شخص تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے۔ تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو۔ اس کو نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی"

(کشتی نوح صفحہ ۶)

(۴) یہ کیونکر ممکن ہے کہ صادق کی پیشگوئی جھوٹی نکلے"

(تریاق القلوب صفحہ ۳۳۰)

(۵) "مدعی کاذب کی پیشگوئی پوری نہیں ہوتی۔ یہی قرآن کی تعلیم ہے یہی توریت کی"

(آئینہ کمالات صفحہ ۳۲۶)

(۶) "اگر ثابت ہو کہ میری سو پیشگوئی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی تو میں اقرار کرونگا کہ میں کاذب ہوں"

(اربعین نمبر ۴)

ہم مندرجہ بالا اقوال کی روشنی میں صرف ایک پیشگوئی کا تجزیہ کرتے ہیں جو مرزا صاحب نے اپنی عمر کے متعلق کی تھی۔

تحریر کرتے ہیں

(الف) "میں کس صحت کے بھروسہ پر کہتا ہوں کہ میری عمر اسی ۸۰ برس کی ہوگی"

(اربعین نمبر ۳ مطبوعہ ۱۹۰۰ء)

(ب) "میرے لئے بھی اسی ۸۰ برس کی زندگی کی پیشگوئی ہے"

(تحفہ ندوہ صفحہ ۲ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

سیدھی سی بات ہے کہ کسی شخص کی عمر معلوم کرنے کے لئے اگر اس کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات معلوم ہو تو ایک ان پڑھ آدمی بھی فوراً حساب کر کے بتا دے گا کہ اس کی کل کتنی عمر ہوئی۔

مرزا صاحب کی تاریخ وفات میں ہمارے اور قادیانیوں کے درمیان قطعاً کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کہ مرزا صاحب ۱۹۰۸ء بمطابق ۱۳۲۶ھ میں فوت ہوگئے۔ اب صرف معلوم یہ کرنا ہے۔ کہ مرزا صاحب پیدا کس سن میں ہوئے تھے۔ جب تاریخ پیدائش معلوم ہو گئی تو آسانی سے پتہ لگ جائے گا کہ مرزا صاحب نے کل کتنی عمر

ردِّ قادیانیت

پائی۔ اگر اسّی برس زندگی پائی تو مرزا صاحب اپنی پیشگوئی کی رو سے ورنہ جھوٹے۔ آیئے اب مرزا صاحب کی تاریخ پیدائش کا کھوج لگائیں۔
مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

(۱) "میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔ (کتاب البریہ صفحہ ۱۴۶) مرزا صاحب ۱۸۳۹ء میں ہوئے ہوں تو کل عمر ۱۹۰۸ء تک ۶۹ سال بنتی ہے۔ اگر ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے تو کل عمر ۶۸ سال ہوئی۔ اسّی برس کی عمر نہ پائی۔ الہامی پیشگوئی غلط نکلی اور مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوئے۔

(۲) مرزا صاحب اپنی کتاب "کتاب البریہ" کے صفحہ ۱۴۶ پر تحریر کرتے ہیں کہ "۱۸۵۷ء میں سولہ یا سترہ برس کا تھا۔ اگر ۱۸۵۷ء میں مرزا صاحب کی عمر سترہ برس تھی تو ان کی سن پیدائش ۱۸۴۰ء نکلا۔ لہٰذا کل عمر ۶۸ سال ہوئی۔ لہٰذا مرزا صاحب کی اس تحریر کی رو سے بھی پیشگوئی غلط نکلی۔ مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوگئے۔

(۳) مرزا صاحبؒ "کتاب البریہ" کے صفحہ ۱۴۷ پر تحریر کرتے ہیں کہ "میری عمر ۳۴ یا ۳۵ برس کی ہوگی جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا"

اب معلوم یہ کرنا ہے کہ مرزا صاحب کے والد کا انتقال کس سن میں ہوا۔ مرزا صاحب اپنی کتاب "نزول المسیح" کے صفحہ ۱۱۶ پر تحریر کرتے ہیں کہ "میرے والد صاحب کا انتقال ۱۸۷۴ء میں ہوا" اگر مرزا صاحب کی عمر ۱۸۷۴ء میں ۳۵ برس ہو۔ تو مرزا کا وہی سن پیدائش ۱۸۳۹ء نکلا فوت ہوئے ۱۹۰۸ء میں کل عمر ۶۹ برس ہوئی۔ الہامی پیشگوئی غلط نکلی اور مرزا صاحب کا کذب ثابت ہوگیا۔

(۴) بروائت مولوی شیر علی مندرجہ "سیرۃ المہدی" حصہ اوّل صفحہ ۲۵۶ اور کتاب "منظور الٰہی" صفحہ ۳۴۳ "حضرت صاحب (یعنی مرزا غلام احمد) فرماتے تھے کہ جب میرا لڑکا سلطان احمد پیدا ہوا تو اس وقت ہماری عمر صرف سترہ سال تھی" سیرۃ المہدی حصہ اوّل کے صفحہ ۱۹۷ پر درج ہے کہ "مرزا سلطان احمد کی پیدائش ۱۸۵۶ء میں ہوئی۔ اگر ۱۸۵۶ء میں مرزا صاحب کی عمر ۱۶ سال ہو تو ۱۹۰۸ء تک کل عمر ۶۸ سال ہوئی۔ پیشگوئی غلط نکلی۔ مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوگئے۔

(۵) مرزا صاحب اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ ۲۰۱ پر لکھتے ہیں "میری عمر اس وقت قریباً ۶۸ سال کی ہے" مرزا صاحب نے کتاب حقیقۃ الوحی ۱۹۰۷ء میں لکھی۔ اگر بقول مرزا صاحب ۱۹۰۷ء میں عمر ۶۸ سال ہو تو اگلے سال ۱۹۰۸ء میں فوت ہوگئے کل عمر ۶۹ سال ہوئی۔ پیشگوئی غلط مرزا صاحب جھوٹے۔

(۶) مرزا صاحب نے ۱۹۰۴ء میں عدالت میں بیان دیا کہ "اس وقت میری عمر ۶۵ یا ۶۶ سال ہے (الحکم قادیان جلد ۸ نمبر ۱۱ ۳۱ مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۲) اگر ۱۹۰۴ء میں عمر ۶۵ سال تھی تو ۱۹۰۸ء تک ۶۹ سال بنتی ہے۔ پیشگوئی غلط اور متنبی قادیان جھوٹا۔

یاد رہے کہ مرزا صاحب کی زندگی میں ان کی تاریخ پیدائش کبھی زیر اختلاف آئی ہی نہیں۔ ہم نے بارہا شعبہ نشرو اشاعت ربوہ کے سابق ناظم اور قادیانیوں کا مشہور مناظر قاضی محمد نذیر لائل پوری کو جھنجھوڑا کہ مرزا صاحب کی پیدائش کا کوئی اختلاف مرزا صاحب کی زندگی کے واقعات سے ایک مثال تک ہی پیش کریں۔ لیکن شرم سے نظریں نیچی کرنے کے سوا انہیں کوئی چارہ نہ تھا۔ ہمیشہ کھسکنے کی کوشش ہی کرتے رہے۔

تحریرات کی رو سے مرزا صاحب کی زندگی میں شائع ہونے والے قادیانی اخبار و رسائل کے صرف چند حوالے تحریر کرتے ہیں جو اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ مرزا صاحب واقعی ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے تھے۔

(۱) مولوی نور الدین سربراہ اول جماعت قادیانیہ نے اپنی کتاب "نور الدین" کے صفحہ ۱۷۰ پر لکھا ہے کہ مرزا صاحب ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے تھے۔

(۲) رسالہ تشحیذ الاذہان مارچ ۱۹۰۸ء میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے

(۳) یعقوب علی عرفانی نے اپنی کتاب "حیات احمد" میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے تھے۔

ردِ قادیانیت

(۴) اخبار الحکم قادیان ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے۔

(۵) اخبار "بدر" جلد ۱ نمبر ۱ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے۔

(۶) اخبار "بدر" جلد ۳ نمبر ۲۰ مئی اگست ۱۹۰۴ء میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے۔

(۷) اخبار "بدر" ۱۳ دسمبر ۱۹۰۶ء میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب کا جنم ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوا۔

(۸) براہین احمدیہ مطبوعہ ۱۹۰۶ء "مسیح موعود کے مختصر حالات" کے تحت اور حسل مصنفی حصہ اول صفحہ ۵ ۷ پر لکھا ہے کہ مرزا صاحب ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے تھے۔

(۹) اخبار "الحکم" قادیان ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے تھے۔

ہم نے از روئے تحریرات مرزا صاحب اور علماء سلسلہ قادیانیہ اور ان کے اخبار و رسائل سے ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی اور وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ اگر ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے تو کل عمر ۶۹ سال اگر ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے تو کل عمر ۶۸ سال۔ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی کہ ان کی عمر ۸۰ سال ہوگی غلط ثابت ہوئی اور مرزا صاحب کا کذب ثابت ہو گیا۔

مندرجہ ذیل اقوال کو پھر ذہن نشین کر لیں۔

(۱) مدعی کاذب کی پیشگوئی پوری نہیں ہوتی۔ یہی قرآن کی تعلیم ہے یہی تورات کی" آئینہ کمالات صفحہ ۳۲۶)

(۲) جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۲۲)

(۳) "اگر میری سو پیشگوئی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلے تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں"

(اربعین نمبر ۴)

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ مرزائی حضرات نے مرزا صاحب کی مقام افسوس خلاف الہام وفات سے سبق لینے کی بجائے آپ کے واقعات عمر ہی کا رد و بدل کرنا شروع کر دیا۔ وفات کی تاریخ تو وہ بدل نہ سکتے تھے۔ ناچار انہوں نے تاریخ پیدائش میں اختلاف کرنا شروع کر دیا کہ کسی نہ کسی بہانے واقعات کو پیشگوئی پر منطبق کیا جا سکے۔

بقیہ:- افادات

خلاصۂ کلام یہ نکلا کہ نفس و شیطان کے بہکانے سے ...... ہوتا ہے اور ہمیں اسطرح سے رجوع الی اللہ کی توفیق ہوتی ہے پھر ہم نادم ہوتے ہیں۔ استغفار کرتے ہیں اور اگر یہ نہ ہوں اور ان کا اغواء و بہکانہ نہ ہو تو ندامت قلب پیدا نہ ہو ندامت قلب لغزش سے پیدا ہوتی ہے احساس اگر صحیح ہے ایمان اگر قوی ہے تو ضرور خلش پیدا ہوگی کہ تم نے یہ کیا کیا؟ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اس خلش کا نام تقویٰ ہے۔ تو تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ نفس و شیطان کے اغواء سے ہے

شہوت دنیا مثال گلخن است
کہ ازو حمام تقوی روشن است

اب صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کے لئے نفس و شیطان کے مکائد کو سمجھنے کے لئے ایک ماہر نفسیات کی ضرورت ہے اور وہ ماہر نفسیات ہمارا مرشد ہے۔ وہ ہمیں بتایا ہے کہ نفس و شیطان سے تحفظ کس طرح سے ہو سکتا ہے وہ رجوع الی اللہ کا طریقہ بتایا ہے۔ یہ دونوں نفس و شیطان بظاہر تو پریشان کرنے والے ہیں لیکن جب رہبر و راہنما ساتھ ہے پھر کوئی خطرے کی بات نہیں اور اگر ہمارا رہنما کوئی نہیں ہے تو پھر ظاہر ہے ہمارا رہنما نفس و شیطان بن جائے گا۔

بقیہ:- ربوہ

کے باعث مکمل نہیں لگ رہا۔ لیکن اس کی طرف محکمہ کے اعلیٰ حکام کی نظر کرم ہوگی۔ دھکوں کے خرچہ سے بعد بھی یہ کراسنگ بند اور پھر سالہا سال سے بند اس قضیہ کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ ہے کوئی ریلوے میں دلی رشید جو ہماری اس پریشانی کو ختم کر کے ممنون فرمائے ..... والسلام .....

جگہ
ایسی جہاں آپ رہنا پسند کریں

فلیٹ
ایسے جو آپ کی فیملی کو پوری آسائش فراہم کریں

ہم
بہترین محل وقوع پر اعلیٰ معیاری اور دلکش

رہائشی منصوبے

وقتاً فوقتاً پیش کرتے رہتے ہیں
ہمارے تجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

ہماری پیشکش منفرد کیوں؟ ہماری منصوبہ بندی صرف اور صرف کے ڈی اے کی مستند اور منظور شدہ ایکیموں پر مشتمل ہوتی ہے جس میں کسی قسم کا خدشہ نہیں۔

تفصیلات کیلئے رجوع کریں
ہٹس اینڈ ہومز لمیٹڈ
HUTS & HOMES LTD.
ممتاز منزل - نزد جین اسکوائر، گلشن اقبال مین یونیورسٹی روڈ کراچی۔ فون: 461718-461719

MASS

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ — ختم نبوت

تقریر

خلافت الٰہیہ کا معیار

تقریر
حضرت مفتی محمود
رحمۃ اللہ علیہ

ضبط و ترتیب: سعید احمد
ماہنامہ بینات کراچی

الحمد للہ کفیٰ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ الآیۃ

جناب صدر گرامی قدر اور عزیز طلباء اور گرامی قدر سامعین

میں یہ سمجھتا ہوں (اور میری اس سمجھ پر میرے پاس دلائل بھی ہیں) کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس زمین پر اپنی نیابت میں ملکی سیاست کو اللہ تعالیٰ کے تقرب کا ذریعہ بنانے اس کی مرضی اور حکم کے مطابق چلانے کے لئے پیدا فرمایا ہے قرآن کریم میں ہے کہ حضرت آدم ؑ کی تخلیق سے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا امتحان لیتے ہوئے ان سے مشورہ لیا (جب کہ اللہ تعالیٰ ان کے مشورے کے محتاج نہیں تھے) اور فرمایا - انی جاعل فی الارض خلیفہ (میں زمین میں اپنا ایک خلیفہ، نائب (جو میرے حکم کو زمین میں نافذ کرے) بنانے والا ہوں - چونکہ حضرت انسان (حضرت آدم علیہ السلام) کو خلیفہ کی حیثیت سے زمین میں رکھنا تھا اس لئے تخلیق کا ارادہ ظاہر فرمایا - فرشتوں نے بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے مطابق سر تسلیم خم کر لیتے انہوں نے انسان (حضرت آدم علیہ السلام) کی خلافت کے مقابلے میں خود خلیفہ بننے کا شوق اور اس کی خواہش ظاہر کر دی اور خود امیدوار ہو گئے -

اور ہمیشہ قاعدہ یہ ہے اور آپ نے انتخاب میں بھی دیکھا ہوگا کہ جب ایک منصب یا عہدے کے لئے دو کنڈیڈیٹ ہوتے ہیں تو ہر امیدوار اپنے منتخب کرنے والے کے سامنے دو باتیں کہتا ہے ....

(۱) اپنے استحقاق قابلیت صلاحیت اور اہلیت کو دلائل سے پیش کرتا ہے کہ میں اس عہدے کے لئے زیادہ مستحق ہوں مجھ میں اہلیت زیادہ ہے اور مجھے ہی منتخب ہو جانا چاہئے

(۲) وہ اپنے مخالف امیدوار پر اعتراض کرتا ہے اور مخالف امیدوار کی اس عہدے کے لئے عدم صلاحیت، نا قابلیت اور نا اہلیت کو دلائل سے پیش کرتا ہے کہ اسے منتخب مت کرو وہ اس کا اہل نہیں فرشتوں نے بھی یہی کچھ کیا - فرشتوں نے، سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور آپ کی اولاد پر یہ اعتراض کیا کہ یہ خلافت کا مستحق نہیں اور عرض کیا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء - (اے اللہ کیا آپ زمین میں اس کو خلیفہ بناتے ہیں جو زمین میں یقیناً فساد اور خون ریزی کرے گا)

یقیناً جو حکمران امن قائم نہیں کر سکتا بلکہ فساد چاہتا ہے اور خون بہاتا ہے درحقیقت وہ حکمرانی کی اہلیت سلب کر چکا ہے کیونکہ خلافت کا اہم مقصد قیام امن ہے اسی لئے ہم ایک شخص کو (جو ہماری طرح کا ایک انسان ہوتا ہے) اپنا امیر تسلیم کر کے اس کی اطاعت کو اپنے اوپر فرض سمجھتے ہیں - اس لئے کہ وہ ہمارے درمیان جھگڑوں اور فساد کو ختم کرتا ہے اور امن قائم کرتا ہے تو اس کا احترام ہم پر فرض ہو جاتا ہے لیکن جو خود فساد پھیلائے اور انسانوں کے خون بہائے وہ قطعاً حکومت کرنے کا مستحق نہیں اور آگے فرشتوں نے اپنی صلاحیت اور اپنا استحقاق اس طرح پیش کیا -

ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک - (اے اللہ ہم تو تیری تسبیح بھی کہتے ہیں اور حمد و تقدیس بھی) کیونکہ وہ شب و روز

تقریر

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مصروف ہوتے ہیں لا یعصون اللہ ما امرھم و یفعلون ما یؤمرون (اللہ تعالیٰ کے کسی امر کا عصیان (نافرمانی) نہیں کرتے بلکہ خدا کی طرف سے جو حکم ہوتا ہے اس پر عمل کرتے ہیں۔ وہ یقیناً خلافت کے اہل تھے اس لئے اپنا استحقاق بھی پیش کیا بڑی اچھی کنوینگ کی بڑے اچھے انداز میں انہوں نے انتخاب جیتنے کی کوشش کی لیکن یہاں انتخاب کرنے والے ہم تم نہیں تھے۔ تم انتخاب کرنے والے نعروں کے پیچھے بھاگتے ہو باتوں میں آجاتے ہو وہاں انتخاب کنندہ ایک پاک خدا کی ذات ہے اور اللہ تعالیٰ کی پاک حکمتوں کو کون ——— جان سکتا ہے؛ سوائے خدا کی ذات کے ومن اصدق من اللہ قیلا (اللہ کے علاوہ قول کے اعتبار سے کون سچا ہو سکتا ہے) اللہ تعالیٰ نے ان کی بات نہ سنی اور ان کے مشورے کو مسترد فرما دیا اور فرمایا انی اعلم مالا تعلمون۔ (میں جانتا ہوں کہ خلافت کا استحقاق کن صلاحیتوں سے ہوتا ہے تم کیا جانتے ہو اللہ تعالیٰ نے ان کے مشورے کو قبول نہیں فرمایا اور آدم علیہ السلام کو اپنے ارادے اور اپنی حکمت کے مطابق پیدا فرما دیا اور پیدا فرمانے کے بعد فرشتوں کے سامنے لاکھڑا کیا اور مقابلہ کرایا۔ علمی مقابلہ! اور صلاحیتوں کا مقابلہ ——— مقابلہ کس طرح کرایا؛ وعلم آدم الاسماء کلھا ثم عرضھم علی الملائکۃ (اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو انسان کی کھانے پینے زراعت، صنعت، غرض انسانی حاجات سے متعلق تمام امور بتا دیئے۔ فرشتوں کو چونکہ انسانی ضروریات و حاجات کا علم نہیں تھا اور فرشتوں کا اس سے تعلق ہی کیا تھا؟

جو کھاتے پیتے اور پہنتے نہیں وہ زراعت و صنعت و حرفت کو کیا جانیں الغرض جن کی اپنی ضرورت نہیں وہ دوسروں کی ضرورتوں کو کیا جانیں؟ چنانچہ مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا۔ انبئونی باسماء ھؤلاء ان کنتم صادقین۔ اگر تم سچے ہو کہ تم زمین میں خلافت و حکومت کرنے کے مستحق ہو تو آؤ ان چیزوں کے نام بتلاؤ ——— بھلا وہ کیا جانتے؟ ——— چونکہ وہ اللہ کی نیک مخلوق تھی انہیں تو محض اللہ کی تسبیح اور تقدیس اور عبادت کرنے کا علم تھا اس لئے وہ جان گئے کہ ہم امتحان میں ناکام ہو گئے۔ لہٰذا انہوں نے معافی مانگ لی کہ

” سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم “ سب نے کہا آپ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے تو ہی بہتر جانتا ہے ہمارے پاس تو اس کے سوا (کوئی) علم نہیں مگر جو آپ نے بتلایا ——— میرے محترم دوستو ——— آپ یہ بتائیں کہ کیا فرشتوں کو عبادات کا علم نہیں تھا؟ اگر عبادت کا علم نہیں تھا تو تسبیح، تحمید و تقدیس کس طرح کرتے تھے؟ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے کیسے تھے نہیں! نہیں! بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ...... تھے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ خلافت کے لئے صرف عبادات کا علم کافی نہیں جب تک کہ انسانی ضروریات کا علم نہ ہو ——— اگر تم انسان کی تکالیف کا ازالہ نہیں کر سکتے۔ اور اس کی خدمت بجا لانا اور اس کے زخمیوں کے لئے مرہم مہیا کرنا تمہارے بس سے باہر ہے تو تم ان کے پیشوا، حکمران اور خلیفہ کس طرح بن سکتے ہو۔؟ ——— ان آیات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ خلافت کا استحقاق صرف نماز، روزہ، اور حج کے مسائل جاننے سے نہیں بلکہ ضروریات زمانہ کا علم بھی اس کے لئے شرط ہے۔ اور ضروریات زمانہ کا علم بھی علم نبوت میں سے ہے۔ چنانچہ آپ دیکھئے کہ بہت سے پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ نے صنعت و حرفت کی خود تعلیم دی ——— مثلاً۔ حضرت نوح ؑ کو کشتی سازی کی تعلیم دی اور فرمایا۔ ” واصنع الفلک باعیننا و وحینا “ (کہ ہمارے حکم سے اور ہماری نگرانی میں کشتی بناؤ ——— ایک جلیل القدر پیغمبر اور نبی اس کو کشتی سازی کی صنعت کی تعلیم خود اللہ تعالیٰ نے دی معلوم ہوا کہ یہ بھی علوم نبوت میں سے ہے۔ ایسے ہی حضرت داؤد ؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایک صنعت (زرہ بافی) سکھائی چنانچہ قرآن میں ارشاد ہے ” وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم “ (کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کو تمہارے لئے لباس بنانے کی صنعت کی تعلیم دی) اپنی طرف منسوب کر کے ” وعلمناہ “ فرمایا کہ ہم نے تعلیم دی ——— وہ زرہ بناتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمام اسباب خود مہیا فرما دیئے اور لوہا اُن کے ہاتھوں میں نرم ہو گیا اور قرآن مجید میں اپنی طرف منسوب کر کے فرمایا ” والنا لہ الحدید “ کہ ہم نے ان کے لئے لوہا نرم کر دیا۔ لبوس (زرہ بافی کی صنعت) کی تعلیم خود اللہ تعالیٰ نے ایک پیغمبر

تقریر

کو دکھا سکتے ہو کہ نہیں ؟ ۔ معلوم ہوا کہ یہ بھی علوم نبوت میں سے ہے۔ مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے بطور امتنان فرمایا اور ان پر احسان ڈالا اور یہ قانون ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی نعمت کو بطور امتنان ذکر فرما دیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخصوص نعمت ہوتی ہے جو پیغمبر کو دی جاتی ہے ——— آپ آگے جائیں تو سلیمان ؑ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک نعمت سے نوازا چنانچہ فرمایا "وعلمناہ منطق الطیر" (ہم نے ان کو پرندوں کی بولی سکھائی) میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ پرندوں کی بولی بھی قابل تعلیم ہے۔ آج اگر پرندوں کی بولی نہیں سمجھی جاتی تو کیا ہوا۔ لیکن یہ بولی قابل تعلیم ہے اور یہ سمجھی جا سکتی ہے۔ چنانچہ حضرت سلیمان ؑ نے ہُد ہُد سے باتیں ... کی ہیں ——— اور فرمایا مالی لا اری الھدھد ام کان من الغائبین" ہُد ہُد کو حاضر کیا گیا تو ہُد ہُد نے کہا "احطت بما لم تحط بہ" مجھے ایسی باتوں کا علم ہے جن کا تمہیں بھی نہیں۔ اور پھر ان کو قاصد بنا کر ملکہ سبا کے پاس بھیجا۔ معلوم ہوا کہ پرندوں سے پیغام رسانی کا کام (جو کبھی لوگ کبوتروں کے ذریعہ پیغام رسانی کا کام چلاتے تھے) بہت پہلے پیغمبروں کو بتلا دیا تھا۔ آپ ذرا دیکھیں! حضرت یوسف ؑ جب جیل سے رہا ہو کر مصر پہنچے تو انہوں نے خود اپنے آپ کو پیش کیا کہ "اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم" کہ مجھے زمین کے خزانوں پر نگران مقرر کر دو (مجھے وزیر خزانہ بنا دو) ۔ کیوں ! ——— اس لئے کہ "انی حفیظ علیم" یہ دلیل ہے کہ میں وزیر خزانہ بننے کا مستحق ہوں، کیونکہ مجھ میں نگرانی کی قوت ہے اور امانت و دیانت بھی — اور نگرانی امانت و دیانت سے ہوتی ہے۔ نیز خزانوں کی حفاظت علم حساب سے ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص ایک اور دو کو نہیں جوڑ سکتا تو وہ علم حساب کا ماہر نہیں اور نہ ہی وہ خزانوں کی نگہبانی کر سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو علم حساب میں مہارت دی تھی اور علم حساب کی مہارت کے پیش نظر ہی وہ فرما رہے ہیں انی حفیظ علیم (میں اچھا نگہبان بھی ہوں اور میرے پاس علم بھی ہے۔ یہاں پر علم سے مراد صرف علم عبادات مراد کیونکر ہو سکتا ہے جب کہ حضرت یوسف ؑ وزیر خزانہ کے لئے اپنی اہلیت پیش کر رہے ہیں۔ لہذا یہاں علم سے تمام علم مراد ہوگا (جس کو دیانت، تقویٰ، طہارت ——— بھی آ گئے اور حساب کر کے خزانوں کی نگہبانی بھی آ گئی)۔

آپ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تشریف لائیں ——— آپ صلی اللہ علیہ وسلم سپہ سالار بھی تھے کہ زمیوں کی صف بندی کرتے (کہ تم نے کہاں کھڑے ہونا ہے تمہاری ڈیوٹی کہاں ہے) اور میدان جنگ کا پورا نقشہ تیار کرتے تھے۔ یہ فن حرب ہے۔ جو فن حرب کا ماہر نہ ہو وہ جنگ کا نقشہ نہیں بنا سکتا۔ معلوم ہوا کہ یہ نماز روزہ حج کی بات نہیں بلکہ فنون حرب کی مہارت کی بات ہے۔

آج موجودہ وقت کے جرنیل جب احد کی پہاڑی پر حج کے موقعہ پر جاتے ہیں اور اس جنگ (احد) کا نقشہ ان کے سامنے آتا ہے۔ (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پچاس آدمی کہاں کھڑے کئے تھے) تو وہ بھی یہ اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ فنون حرب کا بہت بڑا ماہر بھی اس سے بہتر نقشہ نہیں بنا سکتا۔ آپ یہ تمام کام کریں گے تو خلافت کے مستحق بنیں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر صرف عبادات نماز روزہ، تسبیح و تقدیس کے علم سے خلافت کا نظام اور اس کا استحقاق ثابت ہو سکتا تو پھر تم علماء صلحاء اتقیاء اور متقی ضرور ہو۔ مگر خلافت کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ کیوں ؟ ——— اس لئے کہ اگر تمہارے اس علم سے خلافت کا استحقاق ثابت ہو سکتا ہے تو پھر آپ سے زیادہ فرشتوں کا حق تھا کہ انہیں خلافت دی جاتی ——— انہیں کیوں مسترد کیا گیا۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ مولوی اور صرف عبادات کا علم جاننے والے ملک کی حکومت اور ملک کی خلافت کا استحقاق نہیں رکھتے ورنہ فرشتوں کو کیوں مسترد کیا گیا۔ اور آدم علیہ السلام کی پیدائش کی کیا ضرورت تھی اور "علم آدم الاسماء کلھا" اس تعلیم کی کیا ضرورت تھی اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ تم مدارس عربیہ کے طلباء تو اس لئے بھی مستحق نہیں ہو کہ تم انسانی ضروریات کی کفالت نہیں کر سکتے (اس کا علم نہیں رکھتے) اور دوسری طرف کالجوں کے طلباء علوم عصریہ کے ماہرین انجینئر ڈاکٹر اور دیگر تمام علوم عقلیہ کے ماہرین سے بھی میں کہوں گا کہ تم بھی خلافت کے مستحق نہیں

تقریر

کیوں ——! اس لئے کہ تم ذرا لفظ خلیفہ پر غور تو کرو لفظ خلیفہ کے معنی نائب کے ہوتے ہیں خلیفہ خود حکمران نہیں ہوتا۔ خلیفہ حاکم اعلیٰ (حقیقی حاکم) کا نائب بن کر وہاں سے حکم لیتا ہے اور یہاں نافذ کرتا ہے تب وہ خلیفہ بنتا ہے اگر تم خدا سے جڑے ہوئے ہی نہیں تمہارا خدا سے تعلق ہی نہیں تو عبادات سے کورے ہو تم نمازیں ادا نہیں کرتے بلکہ جو تمہارا خدا سے رشتہ ہی نہیں تم عبادات سے کورے ہو تم نمازیں ادا نہیں کرتے (جس سے خدا کا تقرب حاصل ہوتا ہے)۔ تم اللہ اللہ نہیں کرتے۔ تمہارے دل میں خدا نہیں ہے اگر تم ادھر اللہ تعالیٰ) سے ملتے نہیں تو تم خلیفہ کیسے بنو گے؟ خلیفہ تو وہ ہوتا ہے جو نائب ہو اور نائب کے لئے شرط ہے کہ وہ اپنے مناب (اپنے اصل حاکم سے) جڑا رہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ آج کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جو نظام تعلیم رائج اور پڑھایا جاتا ہے —— اس کو پڑھ کر جو لوگ بھی وہاں سے نکلتے ہیں کوئی تو خدا کا منکر ہوتا ہے (نعوذ باللہ جو خدا کے وجود کا بھی منکر ہو وہ خدا کو حاکم کیسے مانے گا) کوئی نبوت اور ختم نبوت کا منکر ہوتا ہے اور کوئی حدیث کا جب تم حدیث رسول (جو وحی الٰہی ہے) کو نہیں مانتے تو اس کو نافذ کرنے کی اہمیت کیسے رکھو گے آج یہ بات بالکل واضح ہو گئی ہے جو شخص خواہ کتنا بڑا سائنس دان بہت بڑا انجینئر اور بہت بڑا ڈاکٹر کیوں نہ ہو بہت بڑا ریاضی دان اور فنون کا ماہر کیوں نہ ہو لیکن اگر وہ خدا سے جڑا ہوا نہیں ہے وہ حکومت تو کرے گا (اپنی حکومت کر سکتا ہے) لیکن خلیفہ نہیں بن سکتا۔ خلیفہ کے لئے شرط ہے کہ وہ اللہ کی نیابت کرے ان الحکم الا للہ هو احکم الحاکمین اور پھر اس حکم کو نافذ کرے اور ایک ایک بات میں وہاں کا لحاظ رکھے نیز خدا کا مقرب ہو۔

خدا سے ایک جڑے ہوئے خلیفہ کا عبرت آموز واقعہ

قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ جب فوت ہوئے اور ان کا جنازہ رکھا گیا جنازہ میں بہت بڑی مخلوق جمع تھی (کیونکہ وہ بہت بڑے بزرگ تھے) جنازہ میں بڑے بڑے بزرگ بھی شریک تھے۔ اب جنازہ کون پڑھائے؟ ان کے خلیفہ صوفی نے اعلان کیا کہ ان کی وصیت کے مطابق جنازہ وہ پڑھائے گا جن میں تین باتیں ہوں۔

(۱) اس کی نماز تہجد کبھی قضا نہ ہوئی ہو۔
(۲) اس کی تکبیر تحریمہ کبھی بھی فوت نہ ہوئی ہو۔
(۳) اس کی نظر غیر محرم عورت پر کبھی نہ پڑی ہو جو

ان تین شرائط کو پورا کرے وہ جنازہ پڑھائے مخلوق کھڑی ہے کون آگے آسکتا ہے؟

آخر مجبور ہو کر ایک شخص آگے بڑھا —— وہ کون تھا؟ وہ سلطان شمس الدین التمش حکمران وقت تھا —— آگے بڑھ کر کہنے لگا کہ مجھے خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ سے ایک شکایت ہے کہ انہوں نے میرا پردہ فاش کر دیا —— ایسا حکمران جو صاحب دل اور خدا سے جڑا ہوا ہو وہ خلیفہ بن سکتا ہے —— یہ ایرے غیرے جو آج خلیفۃ المسلمین بنے ہوئے ہیں جن کا خدا سے دور کا بھی تعلق نہیں یہ کیسے خلیفہ بن سکتے ہیں بات دراصل یہ ہے کہ فرنگی ظالم نے اپنے دور حکومت میں نصاب تعلیم کو ایسا تقسیم کر دیا کہ ادھر مدارس عربیہ دینیہ کے (طلباء) یہ فرشتے تو ہیں لیکن حکومت نہیں کر سکتے اور ادھر کالجوں کے طلباء جو ایک حد تک حکومت تو کر سکتے ہیں لیکن خلیفہ نہیں بن سکتے بات تو خلافت کی ہے۔ جس کے وہ اہل نہیں اسی لئے انگریز کامیاب رہا۔ پاکستان میں نعرے لگانے کے باوجود کہ "پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ" نعرہ تو لگایا تھا مگر ایسے ہوا نہیں اس لئے کہ تمہارے پاس رجال کار نہیں تھے۔

تمہارے پاس ایسا آدمی نہیں جو اللہ کا خلیفہ بن کر حکومت کرے۔ جب رجال کار نہیں (قحط الرجال ہے) تو خلافت کیسے قائم ہو گی۔ تم ہزار نعرے لگاتے جاؤ جب تک آدمی تلاش نہیں کرو گے، رجال کار نہیں بناؤ گے، خلافت قائم نہ ہو گی۔ فرشتوں نے کیا خوب کہا تھا کہ " اتجعل فیھا

تقریر

من یفسد فیھا ویسفک الدماء" ان کی بات ٹھیک تھی وہ جھوٹ نہیں بولتے وہ خدا کی معصوم مخلوق ہے انہوں نے ہمارے حکمرانوں کے بارے میں کہا۔ ان کی نظر خلافت پر نہیں تھی۔ لفظ خلیفہ پر انہوں نے غور نہیں کیا تھا کیونکہ حضرت انسان کی دو حیثیتیں ہیں ایک تو یہ کہ وہ خود حکمران بنے من مانی کر کے اپنی حکومت بنائے اور اپنے ذہن کے مطابق چلائے۔ جب وہ خود حکمران بنتا ہے اور خلیفہ نہیں ہوتا تو پھر فرشتوں کی بات ٹھیک ہے " اتجعل فیھا من یفسد فیھا " کیونکہ جو انسان خود حکمران بنتا ہے خدا کے احکام نافذ نہیں کرتا وہ فساد اور خون ریزی ہی کرے گا۔ آج امریکہ اور روس کو دیکھیں ایٹم بم بنا رہے ہیں) ہیڈ روجن بم بنا رہے ہیں۔ ایک بم سے لاکھوں انسان موت کے گھاٹ اتر سکتے ہیں) انسان کی ہلاکت کے اسباب و سامان بہت تیار کئے ہیں مگر امن قائم کرنے میں بڑے سے بڑا فلاسفر اور بڑے سے بڑا حکمران کامیاب نہیں ہو سکا اس لئے فرشتوں کی بات ٹھیک ہے۔

فرشتوں نے انسان کی حکمرانی کی بات کی تھی کہ انسان کی حکمرانی ایسی ہوگی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو خلیفہ بنایا تھا تو فرشتوں کی بات نہیں مانی اللہ تعالیٰ نے اس کو دوسری حیثیت سے دیکھا تھا اللہ تعالیٰ نے یہ دیکھا کہ انسان جب میرا بندہ ہے اور میرے ساتھ جڑا ہوا ہوگا تو فساد نہیں کرے گا۔

فرشتوں کی بات ایک حیثیت سے درست تھی اور دوسری حیثیت میں درست نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک حیثیت سے انسان کو لیا اور فرشتوں نے دوسری حیثیت سے ———

اب میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں خلافت کیوں نہیں آ سکتی اور کیونکر آئے گی ہاں اگر رجال کار پیدا ہو جائیں تو خلافت قائم ہو سکتی ہے آج جو اجتماع میرے سامنے ہے جس میں کالجوں اور مدارس عربیہ کے طلباء دونوں ہیں۔ ان کے اس میل جول، اتحاد سے میں سمجھتا ہوں کہ شاید رجال کار یہاں سے پیدا ہو جائیں۔ ان دونوں کو اکٹھا کر لو۔ جب کالجوں کے طلباء تمہارے پاس آجائیں تو وہ خدا سے جڑ جائیں گے اور جب تم ان کے پاس چلے جاؤ گے تو انسانی ضروریات کو سمجھ لو گے اور یہیں سے خلافت اور اسلامی نظام کے لئے رجال کار پیدا ہو سکیں گے۔ میں کالج کے طلباء سے کہوں گا کہ تم ذرا مسجد کی طرف اور مدارس عربیہ کے طلباء سے کہوں گا کہ تم ذرا باہر بازاروں میں آجاؤ اور لوگوں کی ضروریات کو دیکھو۔ جب تم ذرا ادھر اور یہ کچھ ادھر چلے جائیں گے تو ان کی کمی وہاں مسجد میں اور تمہاری کمی کارخانوں کھیتوں اور بازاروں میں پوری ہو گی۔ (اس کے بغیر) آخر مخلوق خدا کی خدمت کیسے کرو گے۔ مخلوق خدا کی خدمت نہیں کرو گے تو تمہیں خلافت نہیں مل سکتی (بلکہ پھر تو تم) خلافت کے مستحق ہی نہیں ہو۔ کیونکہ تم فرشتوں سے زیادہ افضل تو نہیں ہو! انسان کی ضروریات کو دیکھو سمجھو اور ان سے دل لگاؤ خالق سے بھی جوڑو اور مخلوق خالق سے بھی جوڑو۔ خالق اور مخلوق کے جوڑ سے خلیفہ پیدا ہوتا ہے۔

(وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین)

بقیہ :- خصائل نبوی ۴

بھیج ہے اور اپنے لڑکے کے ہاتھ ساٹھ نفر کی ایک جمعیت کے ساتھ اپنا عریضہ خدمت اقدس میں بھیجا مگر افسوس کہ راستہ میں وہ کشتی سمندر میں غرق ہو گئی اور ان میں سے کوئی بھی خدمت اقدس میں نہ پہنچ سکا۔ خود ان نجاشی کا وصال بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں ہو گیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غائبانہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھی (غائبانہ نماز کا مسئلہ ایک فقہی بحث ہے جس کی یہ جگہ نہیں ہے بہت سی وجوہ سے حنفیہ کے نزدیک ان کی خصوصیت تھی) ان کے بعد ان کی جگہ دوسرا نجاشی ہوا۔ ان کے پاس بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے والا نامہ ارسال فرمایا جو حسب ذیل ہے :-

(باقی آئندہ)

اعلان
سوانح شیخ الحدیث رح
منظر عام پر آچکی ہے۔ شائقین حضرات مجلس نشریات اسلام کراچی سے رابطہ قائم کریں۔

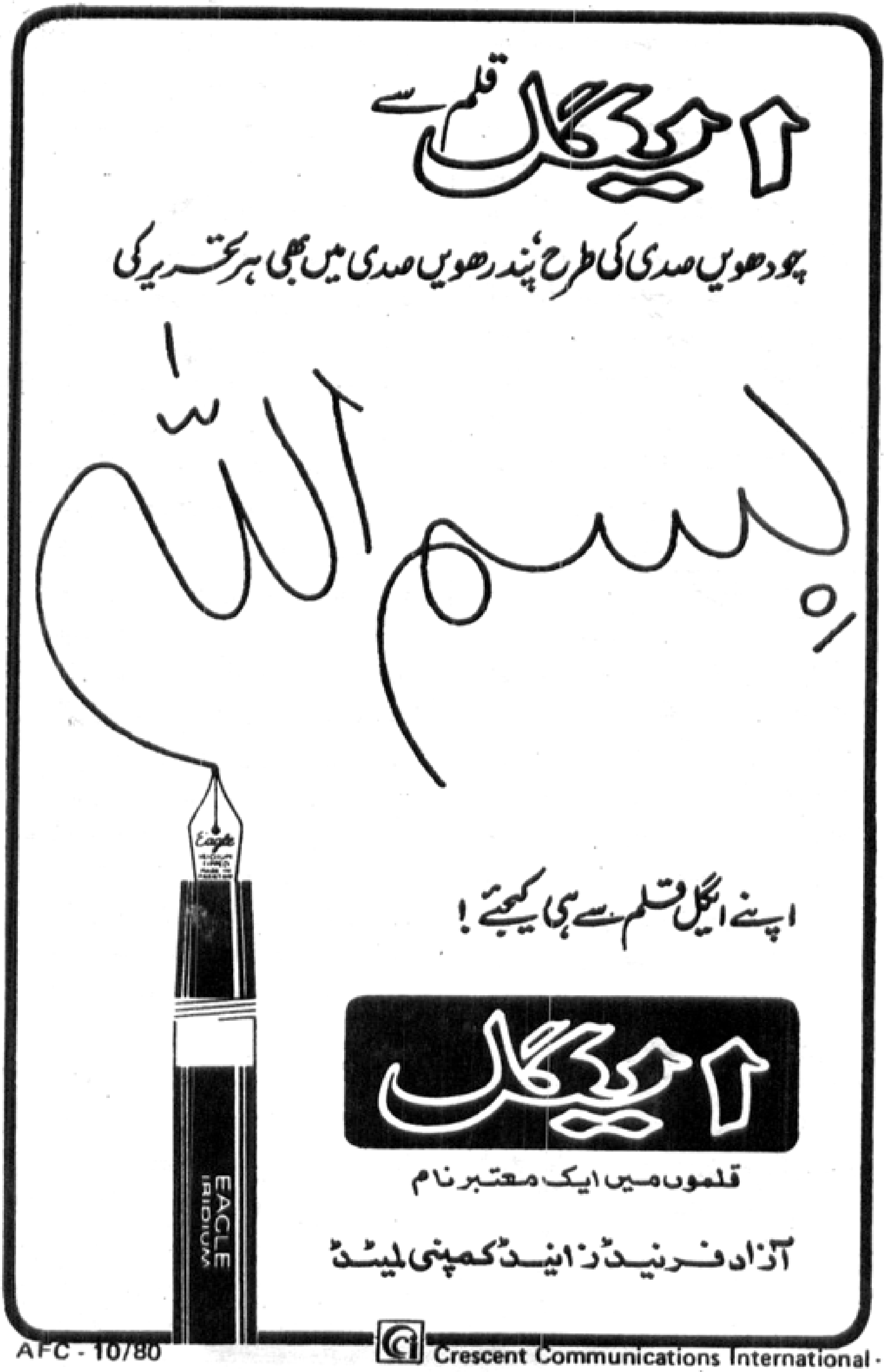

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ــــ ختم نبوت

کوشش کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
ABC brother KNITTING MACHINE
SARAULLA CARPET YARNS
ABC BLANKETS
ABC KNITTING YARNS
ثناءاللہ وولن ملز لمیٹڈ
تیسری منزل چیمبر راما سینٹر
فاطمہ جناح روڈ۔ کراچی
فون: ۵۱۶۰۳۴-۵۱۶۰۳۵

چنیوٹ کانفرنس

رپورٹ:۔ منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی کے بعد حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور کو دعوت سخن دی گئی آپ نے انتہائی جامع اور پرمغز خطاب فرمایا آپ خطبہ مسنونہ کے بعد یوں گویا ہوئے۔

وما ارسلناک الاّ رحمۃ للعالمین۔

جناب صدر اور معزز حاضرین کرام

وقت کافی ہو چکا ہے اس لئے میں کوئی مضمون بیان کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا صرف ایک بات عرض کئے دیتا ہوں اللہ تعالیٰ ہمارے عقیدہ ختم نبوت کے عقیدہ میں اور پختگی عطا فرمائے، (آمین) تمام انبیاء کرام تشریف لائے، جو کتاب بھی رسول لے کر کے آیا، ظاہر بات ہے کہ وہ کتاب ایک خاص وقت تک کے لئے تھی آگے انبیاء کرام اپنے رسول کی اس کتاب کی اشاعت کرتے رہے لیکن ایسی کتاب کوئی بھی نہ آئی جو قیامت تک کے لئے ہو جتنے انبیاء کرام کتابیں لائے تمام کتابیں وقتی طور پر تھیں لیکن جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کتاب لے کر کے آئے، یہ کتاب وقتی طور پر نہیں تھی اس لئے کہ نبوت وقتی نہیں تھی۔ میرے عزیز بھائیو اور بزرگو! اسی لئے قرآن مجید میں اور دیگر آسمانی کتب میں فرق ہے دیگر کتب کو کتاب اللہ کہا گیا لیکن قرآن مجید کو کلام اللہ کہا گیا کلام اللہ اور چیز ہے کتاب اللہ اور چیز ہے دونوں میں فرق ہے کلام متکلم کے اندر سے باہر نکلنے کی بنا پر متکلم کی صفت ہوتی ہے، کتاب کتاب والے کا فعل ہوتا ہے صفت موصوف کے ساتھ قائم ہوتی ہے اور فعل کبھی ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا قرآن مجید میں ہے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کہ یقیناً ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کی حفاظت کا ہم نے ذمہ لے لیا۔ یہ پروردگار عالم کہہ رہے ہیں پہلی آسمانی کتابوں میں سے کسی کتاب کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے نہیں لیا تو معلوم ہوا کہ قرآن کا انداز اور ہے اور دیگر کتابوں کا انداز اور ہے۔ اس پر میں ایک واقعہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں یحییٰ بن اکثم کہتے ہیں کہ میں خلیفہ مامون کے دربار میں بیٹھا ہوا تھا تو ایک عجیب واقعہ میرے سامنے آیا وہ واقعہ میں نے یہ دیکھا کہ ایک یہودی آیا اس نے آکر کلمہ پڑھنے کا انکار کیا اور یہ یہودی بڑا ہی غضب کا ذہین، متکلم اور خطیب تھا۔ خلیفہ مامون کو اس سے پیار اور تعلق ہو گیا تو خلیفہ کہنے لگا کہ اللہ کے بندے اگر تو مسلمان ہو جائے تو کتنا اچھا ہے وہ یہودی کہتا ہے کہ اے خلیفہ صاحب جس رنگ میں آپ بات کر رہے ہیں یہ کوئی بات کا انداز نہیں کہ تو مسلمان ہو جا۔ آپ دلیل کے انداز میں بات کریں ہو سکتا ہے وہ دلیل میرے دل کو لگے تو مسلمان ہو جاؤں۔ خلیفہ مامون کو ذرا غیرت آئی اور اس نے دلائل دینا شروع کیے۔ اللہ کی شان یہ کہ یہودی کے دل میں اپنے مذہب کے بارے میں شک پیدا ہو گیا۔ یہودی سوچنے لگا پتہ نہیں ہمارا مذہب زیادہ اچھا ہے یا مسلمانوں کا اور اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں، کون سی ادا پسند ہو گی۔ اللہ تعالیٰ چونکہ اس کو ایمان کی دولت سے سرفراز کرنا چاہتے تھے اس کے دل میں ڈالا، کہ تو سب کا امتحان لے لے۔ مسلمان کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب کی بنیاد قرآن مجید پر ہے، عیسائی کہتے ہیں کہ انجیل پر اور یہودی کہتے ہیں کہ تورات پر۔ تو چلو ان کتابوں

چنیوٹ نامہ

کے حافظ سے ان کے مذاہب کا امتحان لے لیا جائے۔ یہودی بڑا خوشخط اور خوشنویس اور کاتب تھا اس کے علاوہ شاگرد بھی تھے اس نے تورات کے تین نسخے لکھوائے اور جگہ جگہ ان میں تغییر اور گڑ بڑ کر دی کہیں آیات کے الفاظ کم کر دیئے کہیں بڑھا دیئے پھر یہود کے بڑے بڑے علماء کی خدمت میں یہ تینوں کے تینوں نسخے پیش کر دیئے اور انتظار میں بیٹھ گیا اور دیکھنے لگا کہ ان کے علماء نسخے درست کرتے ہیں یا یہی تحریف شدہ ان میں رواج پا جاتے ہیں کوئی ان علماء میں سے بولتا ہے یا نہیں تین مہینے تک انتظار میں رہا کوئی بھی ان میں سے نہ بولا یہ غلط نسخے ان میں چل پڑے اور استعمال ہونے لگے اس کے بعد انجیل کا نمبر آیا اس کے تین قلمی نسخے لکھے اور لکھوائے جگہ جگہ ان میں تغیر و تبدل کر کے ان کے بڑے بڑے علماء کو دے دیئے۔ پھر اسی طرح سے تین مہینے تک انتظار کیا انہیں سے کوئی بھی نہ بولا غلط نسخے ان میں رائج ہو گئے۔ اب قرآن مجید کا نمبر آیا قرآن پاک کے بھی اسی طرح سے تین قلمی نسخے لکھے اور لکھوائے اور جگہ جگہ انہیں بھی تغیر و تبدل کیا پھر مسلمانوں کے علماء کی خدمت میں ان کو پیش کر دیا۔ کہا کہ وہ انتظار میں بیٹھا کہ تین مہینے گذر جائیں۔ تین مہینے تو درکار تھے تین دن بھی گذرنے نہ پائے تھے وہ جس گلی، چوک یا بازار سے اس کا گذر ہوتا لوگ آوازیں بلند کر رہے تھے کہ اے مسلمانو! یہ قرآن مجید کے جو قلمی نسخے ہو آئے ہیں یہ جعلی اور نقلی نسخے ہیں۔ ان میں جگہ جگہ تغیر و تبدل کیا گیا ہے ان کو جلا کر راکھ کو پاک جگہ میں دفنا دو۔ یہ اصل قرآن کریم کے نسخے نہیں اللہ تعالیٰ نے اس طرح سے اس کے ضمیر کو مجبور کیا کہ وہ کلمہ پڑھ کر دین محمدیؐ میں شامل ہو جائے۔ لہٰذا وہ خلیفہ مامون کے دربار میں حاضر ہوا اور پڑھا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ اور مسلمان ہو گیا۔

خلیفہ مامون نے کہا اے اللہ کے بندے میں نے اتنے دلائل تیرے سامنے بیان کئے اور تو مسلمان نہ ہوا کونسی دلیل تجھے ملی جس کی بنا پر تو مسلمان ہو گیا اس نے کہا کہ آپ کا کلام میرے دل پر اثر کر گیا تھا لیکن میرے دل میں شک پیدا ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں امتحان کا یہ طریقہ ڈالا آخرکار میں ڈال گیا اور میں کہتا ہوں کہ یہ وہ مذہب ہے جو حق رکھتا ہے کہ کہے کہ وہ اسلام دین فطرت اور سچا مذہب ہے کیونکہ ان کی کتاب بگڑ سے پاک ہے عیسائیوں اور یہودیوں کو یہ حق نہیں پہنچتا اس لئے کہ ان کے ہاں تحریف شدہ کتابیں رائج ہو گئیں اور استعمال میں آ گئیں۔

یحییٰ ابن اکثم رحمہ کہتے ہیں کہ اسی سال اللہ تعالیٰ نے مجھے حج کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ تو میں مکہ مکرمہ کی ایک گلی میں سے گذر رہا تھا تو حضرت سفیان بن عیینہؒ سے میری ملاقات ہو گئی۔ میں نے ان سے کہا حضرت میں نے اپنی زندگی میں عجیب و غریب واقعہ دیکھا ہے سفیان کہنے لگے یحییٰ تم نے کیا واقعہ دیکھا ہے تو حضرت یحییٰ نے یہودی کے ایمان لانے کا پورا واقعہ بیان کیا۔ سفیان بن عیینہ فرمانے لگے میں نے سمجھا کہ تم مجھے کوئی عجیب و غریب واقعہ سناؤ گے۔ یہ تو کوئی خاص بات نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں تحریف و تبدل کا سلسلہ چل ہی نہیں سکتا کیونکہ حق تعالیٰ جل مجدہٗ نے سورۃ المائدہ میں فرمایا ہے انزلنا التوراۃ فیہا ھدی ونور ہم نے تورات کو نازل کیا اسمیں ہدایت بھی ہے نور بھی ہے۔ یحکم بہا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار، کہ نبی بھی تورات کے مطابق فیصلہ کرتے رہے چار ہزار اسرائیلی انبیاء آئے۔ وہ تورات کے مطابق فیصلہ کرتے رہے۔ اسی طرح علماء اور احبار بھی کرتے رہے اور آگے فرمایا بما استحفظوا من کتاب اللہ کہ اس کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری ان پر ڈالی گئی تھی۔

جب تورات کا ذکر آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس کتاب کی حفاظت کا تمام تر ذمہ ان کے علماء پر ڈال دی، قریب تک وہ حفاظت کرتے رہے اس وقت تک ہوتی رہی لیکن جب قرآن پاک کا ذکر آیا تو فرمایا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون ہ یہاں انی نہیں فرمایا کہ میں نے اتارا بلکہ فرمایا کہ ہم نے اتارا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس کی حفاظت کا ذمہ ہم نے لے لیا "میں" کے لفظ میں وہ قوت نہیں جو "ہم" کے لفظ میں ہوتی ہے جہاں کہیں اللہ تعالیٰ اپنی توحید اور تفرید کا ذکر کرتے ہیں وہاں "میں" کا لفظ استعمال کرتے ہیں لیکن جہاں کہیں اپنی قوت، شوکت، صولت، عظمت اور اپنی رفعت کا بیان کرنا مقصود ہو وہاں سے لفظ "ہم" کا کہ "ہم" نے اتارا اور اسکی حفاظت کا ذمہ "ہم" نے لے لیا۔ اور جب ذمہ ہو

چنیوٹ نامہ

یہ کیا تو آپ کرنے ... جو انہیں تبدیل و تغیر کر سکے ایک ہے "انزلنا" اور ایک ہے "نزلنا" ہے...... نزلنا کا معنیٰ تھوڑا تھوڑا کر کے ہم نے اتارا یعنی تئیس سال میں۔ اور ایک ہے انزلنا اس کا معنیٰ ہے کہ ایک ہی دفعہ ہم نے اتارا تو مطلب یہ نکلا کہ دیگر آسمانی کتابیں ہم نے اتاریں انزال کے رنگ میں ایک ہی دفعہ کتاب کے رنگ میں اتاریں لیکن قرآن کریم کو ہم نے کلام کے رنگ میں اور کلام متکلم کی صفت ہوتی ہے اور موصوف (اللہ تعالیٰ) ہمیشہ ہیں لہٰذا صفت بھی ہمیشہ ہے اگر موصوف ازلی و ابدی ہے تو صفت بھی ازلی و ابدی ہے تو قرآن مجید کا اس رنگ میں اترنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے۔ اور باقی آسمانی کتابوں کو فعل (کتاب) کے رنگ میں اتارا (کلام کے رنگ میں نہیں اتارا) اس امر کو واضح کرنے اور بتلانے کے لئے کہ انہوں نے ہمیشہ نہیں رہنا۔ نیز تاریخ بھی ہمیں یہی سبق پڑھاتی ہے حضرت امام احمد بن حنبل رح (اللہ تعالیٰ ان کی قبروں پر انوار کی بارش کرے کہ جن کے صدقے میں یہ دین ہم تک پہنچا۔

یہ امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں امام شافعی رح کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں نظر آتے ہیں آپؐ نے امام شافعیؒ کو فرمایا کہ اے شافعی اپنے شاگرد احمد بن حنبلؒ کو ہمارا سلام پہنچا دیں اور ایک پیغام دے دیں کہ "ایک امتحان آنے والا ہے بس اسمیں ثابت قدم رہنا" امام شافعی رح ایک بند لفافے میں امام مزنیؒ کے ہاتھ وہ پیغام امام احمد بن حنبل کی طرف بھیجتے ہیں۔ جب یہ پیغام حضرت امام کے پاس پہنچتا ہے اور وہ لفافے کو کھول کر پڑھتے ہیں آپ پر رقت طاری ہوتی ہے اور زار و قطار روتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ اللہ احمد کا یہ مرتبہ اور مقام ہے کہ خدا اس کا امتحان لے اور میں اس مرتبہ کو پہنچ چکا ہوں لیکن کیونکہ ساتھ ساتھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام بھی تھا۔ اس وجہ سے ایک خوشی بھی تھی حدیث شریف میں آتا ہے اگر کوئی شخص خوشی کی خبر لے کر آئے تو اس کے جواب میں بطور خوشی کے کوئی چیز ہدیہ کے طور پر پیش کر دینی چاہیئے امام احمد بن حنبل رح نے اپنا کرتہ جو پہنا

(باقی صفحہ ۹ پر)

آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
استعمال میں اعلیٰ ——— چلنے میں دیرپا
ایک بار آزمالیئے
دادابھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ
B/25 سائٹ S-I-T-E کراچی
فون نمبر 291439

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ — ختم نبوت

چنیوٹ نامہ

ہوا تھا خوشی کے طور پر وہ اتار کر حضرت مزنیؒ کو دے دیا۔ اب یہ کرتا لے کر کے واپس آئے اپنے گھر میں کرتہ رکھا اور بعد میں حضرت امام شافعیؒ کی خدمت میں پہنچے تو امام شافعیؒ فرمانے لگے کہ کیا انہوں نے آپکو کوئی ہدیہ نہیں دیا حضرت مزنیؒ نے فرمایا کہ انہوں نے ہدیہ دیا یا نہیں یہ بات تو بعد کی ہے جناب والا کو اس کا کیسے علم ہو گیا! فرمایا وہ احمد بن حنبلؒ جسے ساڑھے سات لاکھ حدیثیں یاد ہیں کیا وہ جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت پر عمل نہیں کرے گا۔ حضرت مزنیؒ فرمانے لگے جی حضرت انہوں نے اپنا کرتہ مبارک اتار کر کے مجھے دیدیا جسے میں گھر میں رکھ کر کے آیا ہوں امام شافعیؒ استاد ہیں فرمایا وہ کرتہ میں تم سے نہیں لیتا لیکن جسے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچا ہو تو اس کا کرتہ کتنا برکت والا ہوگا ذرا لے لے آ میں اسے پانی میں بھگو کر اس پانی کو بطور تبرک کے استعمال کروں گا۔ اللہ اکبر۔

میرے عزیز بھائیو اور دوستو! وہ امتحان کیا تھا وہ یہی امتحان تھا امام احمد بن حنبل فرماتے تھے القرآن کلام اللہ ..... غیر مخلوق۔ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور کلام متکلم کی صفت ہے۔ موصوف ازلی و ابدی ہے تو صفت بھی ازلی و ابدی ہے اس لئے قرآن مجید کلام اللہ ہونے کی وجہ سے مخلوق نہیں غیر مخلوق ہے۔ لیکن اس زمانے کے معتزلہ کا نظریہ یہ ہے کہ قرآن مجید مخلوق ہے۔ اس پر امام بن حنبلؒ کو کوڑے لگتے ہیں لہو لہان کیا جاتا ہے اڑتیس مہینے کے لئے انہیں جیل کے اندر ڈالا جاتا ہے، اتنی وزنی بیڑیاں انہیں پہنائی جاتی ہیں کہ لہو لہان ہو جاتے ہیں۔ کوڑے لگانے والا ایک جلاد تھکتا ہے تو دوسرا آتا ہے لیکن جب ہوش آتا ہے۔ تو احمد بن حنبلؒ یہ فرماتے ہیں کہ القرآن کلام اللہ غیر مخلوق ہے۔ قرآن اللہ کا کلام ہے اس لئے یہ غیر مخلوق ہے قرآن اللہ کا کلام ہے اس لئے غیر مخلوق ہے یہ آواز بلند کرتے چلے جا رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

ربوہ

ربوہ سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغ نے اپنے ایک بیان میں پاکستان ریلوے کے اعلیٰ حکام۔ بالخصوص چیئرمین ریلوے و وفاقی منسٹر کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ دریائے چناب کے قریب ربوہ میں ہاؤسنگ سکیم کے تحت ایک کالونی ۱۹۶۹ء میں بنائی گئی۔ لاکھوں کے خرچ سے کالونی مکمل ہو کر عوام کو الاٹ ہو چکی ہے۔ اس کو سرگودھا روڈ سے ملانے کے لئے پچاس منٹ چوڑی سڑک مکمل ہو گی۔ درمیان میں ریلوے لائن ہے۔ اس پر کراسنگ پھاٹک محکمہ ریلوے نے سالہا سال مکمل کیا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ متعلقہ پھاٹک کے عہدہ کے لئے مکان بھی سالہا سال سے مکمل ہو چکا ہے جس پر محکمہ ریلوے نے لاکھوں خرچ کئے ہیں سب کچھ مکمل ہو جانے کے باوجود وہ پھاٹک بند ہے۔ بار ہا ریلوے حکام درخواستوں کے ذریعہ توجہ دلائی گئی۔ مگر نتیجہ نہ نکلا۔ حالانکہ کالونی میں الاٹیوں نے مکان تعمیر کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ بعض الاٹی مکان مکمل کر کے رہائش بھی اختیار کر چکے ہیں۔ اس کالونی میں پاکستان کی عالمی تبلیغی جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت کا سب آفس۔ مسجد و مدرسہ کامیابی سے رشد و ہدایت کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس مسجد و مدرسہ میں بار ہا عالمی شخصیتیں تشریف لا چکی ہیں۔ پچھلے سال جب مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر مدرسہ کے معائنہ کے لئے تشریف لائے تو مقامیہ انتظامیہ کو خاص وقت سے عارضی طور پر پھاٹک کھلوانا پڑا ورنہ خاص ندامت و پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا۔ ستمبر میں ہر سال مجلس کا ملک گیر ختم نبوت کنونشن" اس کالونی میں ہوتا ہے۔ جس میں ملک بھر کے چاروں صوبوں۔ کشمیر۔ گلگت آزاد قبائل کے ہزاروں مندوب وفود کی شکل میں شریک ہوتے ہیں۔ اس مدرسے کراسنگ نہ کھلنے کے باعث ریت کے ٹھیکیداروں کو سخت تکلیف ہے۔ کیونکہ دریائے چناب سے ریت لانے کے لئے یہی سڑک زیر استعمال ہے۔ پھاٹک بند ہونے کے باعث سابقہ پرانا کراسنگ کچی سڑک والا استعمال کرتے ہیں۔ جس پر نہ پھاٹک ہے نہ عملہ جس کے باعث حادثہ کے خطرات ہر وقت منڈلاتے رہتے ہیں۔ سالہا سال سے محکمہ ریلوے کا بہانہ یہ ہے کہ سگنل لگنے کے بعد پھاٹک کھلے گا۔ وہ کیا مجبوری ہے جس

باقی صفحہ ۹ پر

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں آٹھویں صدی کے اکابرین امت کا عقیدہ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی

حافظ ابن کثیرؒ کا عقیدہ

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن الخطیب ابی حفص عمر بن کثیر القرشی الدمشقی الشافعیؒ (۷۷۴ھ) نے اپنی تفسیر میں متعدد جگہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے اور آخری زمانے میں نازل ہونے کی تصریحات بڑی تفصیل سے نقل کی ہیں، دیکھئے جلد اول ص ۳۶۵ تا ۳۶۷ اور ص ۵۷۴ تا ۵۸۳ آیت کریمہ "ومکروا ومکر اللّٰہ" کے تحت لکھتے ہیں۔

...... فلما احاطوا بمنزله وظنوا انهم قد ظفروا به نجاه الله تعالى من بينهم ورفعه من روزنة ذلك البيت الى السماء. والقى الله شبهه على رجل ممن كان عنده فى المنزل. فلما دخل اولئك اعتقدوه فى ظلمة الليل عيسى فاخذوه واهانوه ووضعوا على راسه الشوك وكان هذا من مكر الله بهم. فانه نجى نبيه ورفعه من بين اظهرهم (تفسیر ابن کثیر ج ۱، ص ۳۶۵)

"...... پس جب انہوں نے آپ کے مکان کا گھیرا ڈال لیا۔ اور گمان کیا کہ آپ کو پکڑنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے درمیان سے نکال لیا اور اس مکان کے روشن دان سے آسمان کی طرف اٹھا لیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی شباہت مکان میں موجود لوگوں میں سے ایک شخص پر ڈال دی۔ پس جب یہودی مکان میں داخل ہوئے تو رات کی تاریکی میں اسی کو عیسیٰ سمجھ، اسے پکڑا اس کی اہانت کی اور اس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی یہودیوں کے مقابلے میں خفیہ تدبیر تھی کہ اپنے نبی کو ان سے بچا لیا۔ اور اس کو ان کے درمیان سے اٹھا لیا۔"

آیت کریمہ "وانه لعلم للساعة" کے تحت لکھتے ہیں:-

بل الصحيح انه عائد على عيسى عليه الصلوٰة والسلام فان السياق فى ذكره ثم المراد بذلك نزوله قبل يوم القيامة كما قال تبارك وتعالى "وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته" اى قبل موت عيسى عليه الصلوٰة والسلام "ثم يوم القيمة يكون عليهم شهيدا" ويؤيد

بلکہ صحیح یہ ہے کہ "انہ" کی ضمیر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف راجع ہے۔ کیونکہ سلسلۂ کلام انہی کے تذکرہ میں ہے۔ اور مراد اس سے ان کا قیامت سے پہلے نازل ہونا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے (سورۃ النساء کی آیت ۱۵۹ میں) فرمایا: اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر ضرور ایمان لائے گا ان پر ان کی موت سے پہلے" یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے: پھر وہ ہوں گے قیامت کے دن ان

و يؤيد هذا المعنى القرأة الاخرى " وانه لَعَلَمٌ للساعة " اى امارة ودليل على وقوع الساعة قال المجاهد " وانه لَعَلَمٌ للساعة " اى آية للساعة خروج عيسى ابن مريم عليه السلام قبل يوم القيامة وهكذا روى عن ابى هريرة و ابن عباس و ابى العالية و ابى مالك و عكرمة والحسن و قتادة و الضحاک وغيرهم وقد تواترت الاحاديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه اخبر بنزول عيسى عليه السلام قبل يوم القيمة اماما عادلا و حكما مقسطا

(ج - ۴)
(ص ۱۳۲، ۱۳۳)

پرگواہ۔

اور اس مضمون کی تائید آیت کی دوسری قرأت " وانه لَعَلَمٌ للساعة " سے بھی ہوتی ہے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانی ہے۔ امام مجاہد " وانه لَعَلَمٌ للساعة " کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ قیامت کی نشانی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظاہر ہونا قیامت سے پہلے۔ اور حضرت ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابوالعالیہؒ، ابومالکؒ، عکرمہؒ، حسن بصریؒ، قتادہؒ، ضحاک اور دیگر حضرات سے بھی اسی طرح کی تفسیر مروی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث مروی ہیں کہ آپؐ نے قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کے امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے نازل ہونے کی خبر دی ہے۔

اور امام ابن کثیرؒ اپنی "تاریخ" البدایة و النہایة" میں " رفع عيسى عليه السلام الى السماء فى حفظ الرب وبيان كذب اليهود والنصارى فى دعوى الصلب " کے عنوان کے تحت سورہ آل عمران اور سورۃ النساء کی آیات نقل کر کے لکھتے ہیں:۔

فاخبر تعالى انه رفعه الى السماء بعد ما توفاه بالنوم على الصحيح المقطوع به . وخلصه ممن كان اراد اذيته من اليهود .

(ج ۲ - ص ۹۱)

پس اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیند کی حالت میں عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اور جو یہود آپ کے درپے ایذا تھے ان سے آپ کو چھڑا لیا۔

واخبر تعالى بقوله " وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته " اى بعد نزوله الى الارض فى آخر الزمان قبل قيام الساعة فانه ينزل ويقتل الخنزير ويكسر الصليب ويضع الجزية ولا يقبل الا الاسلام كما بينا ذلك بما ورد فيه من الاحاديث عند تفسير هذه الآية الكريمة من سورة النساء وكما سنورد ذلك مستقصى فى كتاب الفتن والملاحم عند اخبار المسيح الدجال فنذكر ما ورد فى نزول المسيح المهدى عليه السلام من ذى الجلال لقتل المسيح الدجال الكذاب الداعى الى الضلال وهذا ذكر ما ورد فى الآثار فى رفعه الى السماء .

(ج ۲ - ص ۹۲)

اور اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ " نہیں ہوگا کوئی اہل کتاب میں سے مگر ایمان لائے گا عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے " یعنی قیامت سے پہلے جب وہ زمین پر نازل ہوں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے صلیب کو توڑ دیں گے۔ جزیہ موقوف کریں گے اور صرف اسلام قبول کریں گے۔ جیسا کہ ہم نے اپنی تفسیر میں اس آیت کی تفسیر کے تحت وہ احادیث ذکر کر دی ہیں جو اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں اور جیسا کہ عنقریب ہم کتاب الفتن والملاحم میں اس کو مکمل طور پر ذکر کریں گے۔ جہاں مسیح دجال سے متعلق حالات آئیں گے۔ پس ہم وہ احادیث ذکر کریں گے جو مسیح دجال کذاب جو گمراہی کا داعی ہوگا اسے قتل کرنے کے لئے حق تعالیٰ شانہ کی جانب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بارے میں وارد ہوئی ہیں یہاں وہ آثار نقل کئے جاتے ہیں جو ان کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کے بارے میں منقول ہیں (یہاں تفصیل سے رفع آسمانی کی روایات درج کی ہیں) حسب وعدہ امام ابن کثیرؒ نے " نہایة البدایة " جو ان کی تاریخ کا تکملہ ہے۔ تفصیل سے خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث درج کی ہیں۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

حق تعالیٰ شانہٗ آپ کو اور پورے خاندان کو اور پورے عالم کے مسلمانوں کو کامل عافیت
وراحت اور سکون واطمینان کے ساتھ رکھ کر جملہ ضروریات اپنے غیبی خزانے سے پوری فرماتے
رہیں اور آج سے لے کر زندگی کی آخری سانس تک بے شمار، بے حساب، حلال، بابرکت اور
بادسعت رزق بھی آپ حضرات کو اور پورے عالم کے مسلمانوں کو عطا فرماتے رہیں۔ نیز
آپ حضرات کو اور ہم سب کو آخرت کی فکر وشوق، دنیا کی فکر وشوق سے کروڑ درجے زیادہ نصیب
فرمائے۔ نیز موت اور خاتمے کے دن کو ہم سب کے لیے کروڑوں عیدوں سے بڑھ کر خوشی کا
دن بنادیں۔ نیز ہماری قبروں کو اپنی رحمت سے جنت کے باغ بنادیں اور دوزخ کے گڑھے نہ بنائیں
اور سب کی تمام پریشانیوں کو راحتوں سے اور بیماریوں کو شفائے کامل عاجل مستمرہ سے اور مشکلات کو
آسانیوں سے اور رنجوں اور غموں کو خوشیوں سے اور قرض داریوں کو سبکدوشیوں سے اور تنگیوں کو فراخیوں
سے آن کی آن میں اور دم کے دم میں بدل دیں۔ آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

منجانب: قاری فتح محمد صاحب پانی پتی ثم المکی، ماہ شوال ۱۳۹۵ھ

محمد ریحان مسلم